اُمید ہے مناسک حج و عمرہ کے لیے جانے والوں اور سعودی عرب کے احوال جاننے کے خواہش مند حضرات کے لیے یہ سفرنامہ ایک رہنما اور مہمیز کا کام دے گا۔(عبداللّٰہ شاہ ہاشمی)

خطباتِ پاکستان، مؤلف: مولانا سید جلال الدین عمری، ترتیب و تدوین: ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۳۵۴۳۴۹۰۹-۰۴۲۔ صفحات: ۱۹۰۔ قیمت: ۱۹۶ روپے۔

خطباتِ پاکستان مولانا سید جلال الدین کے ان خطبات کا مجموعہ ہے جو اپنے حالیہ دورۂ پاکستان کے موقع پر انھوں نے مختلف دینی، تحریکی اور علمی مجالس میں ارشاد فرمائے۔ مولانا سید جلال الدین عمری جماعت اسلامی ہند کے امیر، معروف دینی سکالر اور جید عالم دین ہیں۔ ممتاز محقق، خطیب اور صاحبِ طرز مصنف ہیں۔ قرآن وسنت اور جدید علوم وافکار ان کا خاص موضوع ہیں۔ اسلوب کی انفرادیت، موضوع کا تنوع، منفرد طرز استدلال اور زبان و بیان کی شگفتگی ان کی تحریر کے نمایاں اوصاف ہیں۔

خطبات پاکستان ان کے دو اسفارِ پاکستان کی رُودادوں اور اس دوران مختلف مجالس اور سیمی ناروں میں ان کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ ان خطبات میں ''اسلام'' کے حوالے سے جامع اور وسیع تر تناظر میں بات کی گئی ہے جس میں تحریک اسلامی، اقامت دین اور اس کے علمی و عملی تقاضے، احیاے اسلام کی مختلف تدابیر، غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور اس کی جہتیں، ذاتی اصلاح و تربیت، ہندستانی مسلمانوں کے حالات، مشکلات و مسائل، اہم شخصیات کا تعارف، پاکستان کے حالات، دینی و تحریکی حلقوں کی سرگرمیاں اور جماعت اسلامی ہند کا تذکرہ شامل ہے۔ اخبارات و رسائل کو دیے گئے مختلف انٹرویو بھی کتاب کا حصّہ ہیں۔ خطبات پاکستان ایک صاحب دل بزرگ کے تجربات و مشاہدات کا نچوڑ ہے جس سے پاکستان اور ہندستان میں اسلامی تحریک کا کام کرنے والوں کے لیے قیمتی نکات اور عمدہ لوازمہ فراہم ہو گیا ہے۔(عمران ظہور غازی)

خدا کی بستی میں، ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی۔ ناشر: القلم پبلی کیشنز، ٹرک یارڈ، بارہ مولہ-۱۹۳۱۰۱- [مقبوضہ] کشمیر۔ صفحات: ۲۳۰۔ قیمت: ۱۲۵ روپے۔

علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی (شعبۂ علوم اسلامیہ) کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے زیرنظر سفرنامے

کا نام، ترقی پسند ادیب اور جانگلوس کے مصنف شوکت صدیقی (م: ۱۸دسمبر ۲۰۰۶ء) کے معروف ناول خدا کی بستی کی یاد دلاتا ہے (صدیقی کا عبرت ناک تعارف، ابوالامتیاز ع س مسلم کی خودنوشت لمحہ بہ لمحہ زندگی میں ملتا ہے)، مگر ناول اور سفرنامے کے نام میں جزوی مماثلت ارادی نہیں، غالباً اتفاقی ہے۔ لاہور اور اسلام آباد کے دوسفروں (۱۹۸۸ءاور ۲۰۱۱ء) کی یہ رُوداد زیادہ تر افراد و اشخاص (اساتذہ، پروفیسروں، ریسرچ اسکالروں، اسلامی جمعیت طلبہ اور جماعت اسلامی کے وابستگان اور مصنف کے ہمراہ بھارت سے آنے والے مندوبین سیرت سیمی نار) کے گرد گھومتی ہے۔ فلاحی صاحب نے ہر ایک کا تعارف (مع تواریخ ولادت وفہارسِ تصانیف) کرادیا ہے۔ ان شخصیات میں مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا گوہررحمٰن، ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، پروفیسر خورشید احمد، خرم مراد (متعلقہ باب کا عنوان: خرم مراد کا جادو)، ڈاکٹر محمود غازی، ڈاکٹر انیس احمد قابلِ ذکر ہیں۔ ان کے بارے میں ضروری معلومات بھی ہیں اور تصانیف سے بھی آ گہی ہوتی ہے۔ سابق صدر ضیاء الحق مرحوم کے ساتھ تقریبِ ملاقات کا ذکر ہے جس میں موضوع نسیم حجازی تھے۔ دعوہ اکیڈمی کی بچوں کی کتب کی فہرست بھی موجود ہے۔ مصنف نے کوشش کی ہے کہ قارئین کو اس بستی میں ہونے والی تحریکی علمی سرگرمیوں سے اور شخصیات سے خوب اچھی طرح واقف کرادیں۔

لاہور کے جس ناشر نے بلااجازت مصنف کی کتاب شائع کی، اس کی 'بے شرمی اور ڈھٹائی' کے ذکر کے ساتھ مجلّہ نقوش کے جاوید طفیل کے حُسنِ سلوک کا اعتراف کیا ہے اور یہ بھی کہ ''لاہور میں ۸،۹ دنوں کی اقامت، تفریح اور علمی و ادبی مصروفیات نے ذہنی آسودگی عطا کی تو فکری فارغ البالی اور علمی سیرابی بھی ہوئی''۔ اسی طرح لاہوری ناشتے کا ذکر: ''گرم جلیبی، پٹھورا اور اس پر کم ازکم ایک لیٹر لسّی، آسودہ حال ہوجاتے''۔ (ص ۸۷)

آخری باب: حق گوئی قابلِ تحسین اور ''امن، دوستی، شانتی'' کی خواہش بھی بجا مگر پلٹ کر دیکھیے کہ کشمیریوں سے جو سلوک کیا جارہا ہے، اس کے پیشِ نظر دوستی اور شانتی کا خواب کیوں کر شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہے؟ ___ بہرحال لکھنے والا عالم ہے، اس لیے اِسے ایک علمی سفرنامہ کہنا بے جا نہ ہوگا جو معلومات افزا ہے اور دل چسپ بھی۔ (رفیع الدین ہاشمی)